بسم اللہ الرحمن الرحیم

کندھا چھپا کر طواف کرنے کا حکم؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس بارے میں کہ اگر کسی شخص نے مکمل طواف کندھے چھپے ہونے کی حالت میں کیا تو کیا اس کا طواف درست مانا جائے گا؟ کیا اس کی وجہ سے دم یا صدقہ وغیرہ کچھ لازم ہوتا ہے؟

جواب

اضطباع (طواف کے دوران دایاں کندھا کھلا رکھنا) صرف اسی طواف میں سنت ہے جو حالتِ احرام میں ادا کیا جائے اور جس کے بعد سعی بھی کی جائے، جیسے طوافِ عمرہ، چنانچہ ہر وہ طواف جس کے بعد سعی نہ ہو، اس میں اضطباع سنت نہیں۔

مزید یہ کہ جس طواف میں اضطباع سنت ہے، اس کے تمام پھیروں میں اضطباع کرنا سنت ہے۔ لہٰذا اگر کسی نے بلاعذر اس طواف کے بعض یا تمام پھیروں میں اضطباع چھوڑ دیا تو طواف تو ادا ہو جائے گا، مگر ایسا کرنا خلافِ سنت اور مکروہ ہے اور عذر ہو تو کراہت نہیں جبکہ دم یا صدقہ دونوں صورتوں میں لازم نہیں۔

اضطباع کس طواف میں سنت ہے اور کس میں نہیں؟ اس کے متعلق، البحر العمیق میں ہے: ”الأصل ان کل طواف بعدہ سعی، فمن سنتہ الاضطباع“ ترجمہ: قاعدہ یہ ہے کہ ہر وہ طواف جس کے بعد سعی ہو، تو اس کی سنتوں میں سے ایک سنت اضطباع ہے۔ (البحر العمیق، ج 02، ص 1165، مؤسسۃ الریان)

لباب المناسک اور اس کی شرح میں ہے: ”(وھو) أی الاضطباع (سنۃ فی کل طواف بعدہ سعی) کطواف القدوم والعمرۃ و طواف الزیارۃ علی تقدیر تاخیر السعی وبفرض انہ لم یکن لابسا فلا ینافی ما قال فی البحر من انہ لا یسن فی طواف الزیارۃ، لانہ قد تحلل من احرامہ ولبس المخیط، والاضطباع فی حال بقاء الاحرام“ ترجمہ: اضطباع ہر اُس طواف میں سنت ہے جس کے بعد سعی ہو جیسے طوافِ قدوم، طوافِ عمرہ اور حج کی سعی میں تاخیر ہونے کی صورت میں طواف الزیارۃ، جبکہ وہ عام لباس میں نہ ہو، لہٰذا یہ اُس کے منافی نہیں جو بحر میں فرمایا کہ طواف الزیارۃ میں اضطباع سنت نہیں، کیونکہ اب حج کرنے والا احرام سے باہر آگیا اور اُس نے سلا ہوا لباس پہن لیا، جبکہ اضطباع تو احرام کے باقی ہونے کی حالت میں ہوتا ہے۔ (لباب المناسک مع شرحہ، ص 183، مکۃ المکرمۃ)

جس طواف میں اضطباع سنت ہے، اس کے تمام پھیروں میں اضطباع کرنا سنت ہے، رد المحتار میں شرح اللباب سے ہے: ”واعلم أن الاضطباع سنۃ في جمیع أشواط الطواف کما صرح بہ ابن الضیاء“ ترجمہ: تم جان لو کہ اضطباع طواف کے تمام پھیروں میں سنت ہے، جیسا کہ ابن ضیاء نے صراحت کی۔ (رد المحتار علی الدر المختار، ج 02، ص 495، دار الفکر)

بہارِ شریعت میں ہے: ”طواف کے ساتوں پھیروں میں اِضطباع سنت ہے اور طواف کے بعد اِضطباع نہ کرے۔“ (بھارِ شریعت، ج 1، ح 6، ص 1101، مکتبۃ المدینہ)

اس کے ترک سے دم اور صدقہ لازم نہ ہونے کے متعلق، درر شرح غرر میں ہے: ”ولو ترك الاضطباع والرمل لا شيء عليه بالإجماع“ اگر اضطباع اور رمل کو ترک کیا تو اس پر بالاجماع کچھ لازم نہیں۔ (درر الحکام، ج 01، ص 223، دار احیاء الکتب العربیۃ)

البتہ اس کا ترک مکروہ ضرور ہے، مخدوم ہاشم ٹھٹھوی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: ”سنت است اضطباع در جمیع اشواط پس اگر ترک کرد او را در بعض اشواط مکروہ باشد“ ترجمہ: طواف کے تمام پھیروں میں اضطباع سنت ہے، پس اگر اسے بعض پھیروں میں ترک کردیا تو مکروہ ہے۔ (حیاۃ القلوب فی زیارۃ المحبوب، ورق 37، مخطوط)

مذکورہ بالا عبارت کے تحت فتاوی حج و عمرہ میں ہے: ”اور یہاں کراہت سے مراد کراہت تنزیہی ہوگی کہ ترک سنت کی وجہ سے لازم آئی ہے اور مرتکب پر اساءت لازم آئے گی۔“ (فتاوی حج و عمرہ، ج 05، ص 39، جمعیت اشاعت اہلسنت)

البتہ اگر عذر کی وجہ سے ترک کیا تو اساءت و کراہت بھی نہیں، چنانچہ اضطباع کی طرح طواف کی ایک دوسری سنت رمل کے متعلق خزانۃ الاکمل پھر بحر العمیق میں ہے: ”وهو من السنن المؤكدة حتى لو تركه يصير مسيئا بتركه لكن لا يلزمه دم ولا صدقة وهذا اذا تركه بغير عذر، اما اذا تركه بعذر لا يكون مسيئاً“ ترجمہ: رمل سنتِ مؤکدہ ہے، حتی کہ اگر اسے ترک کردے تو اساءت کا مرتکب ہوگا، لیکن اس پر دم یا صدقہ لازم نہیں ہوگا، یہ اس وقت ہے جبکہ بغیر کسی عذر کے ترک کرے، اگر کسی عذر کے سبب ترک کرتا ہے تو اساءت کا مرتکب نہیں۔ (خزانۃ الاکمل، ج 01، ص 335، دار الکتب العلمیۃ بیروت) (البحر العمیق، ج 02، ص 1160، مؤسسۃ الریان)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: HAB-0689

تاریخ اجراء: 12 جمادی الاخری 1447ھ/04 دسمبر 2025ء